حکمتِ سیّد مودودیؒ

مولانا مودودیؒ کا ایک یادگار بیان ۱۹۳۶ء

(بہ سلسلہ نظامِ تعلیم حیدر آباد دکن)

یہ بیان پروفیسر سید محمد سلیم صاحب کا فراہم کردہ ہے۔

۱۹۳۶ء میں ریاست حیدر آباد کے نظامِ تعلیم کی تنظیمِ جدید کی ایک ذیلی کمیٹی نے جو مسٹر اے۔ ایچ میکنزی وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی اور مسٹر فضل محمد خاں ڈائرکیٹر پبلک انسٹرکشن ریاست حیدر آباد پر مشتمل تھی، انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی ہے۔ اس رپورٹ کے ضمیمہ (ج) میں ریاست کے اہلِ علم و دانش، صحافیوں، ماہرینِ تعلیم اور لیڈروں کے بیانات درج کیے گئے ہیں، جنہیں کمیٹی نے اپنے روبرو موجودہ نظام کی تنظیمِ جدید کے ضمن میں اظہارِ خیالات کے لیے مدعو کیا تھا۔ فہرست کے نمبر ۳۸ پر ابوالاعلیٰ مودودیؒ ایڈیٹر ترجمان القرآن کا تذکرہ ہے، جن کے خیالات کی رپورٹ میں اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

مولانا مودودی تعلیم کی مجوزہ تنظیم جدید سے اتفاق کرتے ہیں اور یہ تجویز پسند کرتے ہیں کہ کنڈر گارٹن اور پرائمری تعلیم کے لیے پانچ سالہ نصابِ تعلیم مقرر ہونا چاہیے۔ ادنیٰ ثانوی درجات کے لیے چار سالہ نصابِ تعلیم مقرر ہونا چاہیے۔ آٹھویں درجے کے بعد امتحان عام لیا جانا چاہیے۔ اعلیٰ ثانوی درجات کے لیے تین سالہ نصاب تعلیم مقرر ہونا چاہیے۔ اور گیارھویں درجے کے بعد امتحان عام لیا جانا

چاہیے۔ دونوں عام امتحانات ثانوی تعلیمی بورڈ کی نگرانی میں لیے جانے چاہئیں۔

ذریعہ تعلیم کے سلسلہ میں مولانا مودودیؒ شدت سے اس رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ مملکت میں رابطہ عوام اور ثقافت کے لیے صرف ایک زبان ہونی چاہیے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ تیلگو بولنے والا علاقہ کنڑی اور مراٹھی کو عمومی زبان کی حیثیت سے قبول نہیں کرے گا۔ نہ مراٹھی علاقہ تیلگو اور نہ کنڑی کو عمومی زبان کی حیثیت سے قبول کرے گا۔ اس لیے ان کے خیال کے مطابق مدارس ثانویہ میں اُردو کو ذریعہ تعلیم مقرر کرنا چاہیے۔ مزید برآں وہ فرماتے ہیں کہ اب تک مملکت کے بہت سے ثانوی مدارس میں ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اُردو کامیاب رہی ہے۔ اس لیے کوئی وجہ معقول نہیں ہے کہ ساری مملکت کے تمام ثانوی مدارس میں اُردو کو کیوں ذریعۂ تعلیم نہ بنا دیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ پرائمری مرحلہ میں دو سال اُردو کی تعلیم بہت کافی ہے۔ اس امر کے لیے کہ اُردو کو درجہ پنجم سے تقریباً تمام ہی ثانوی مدارس میں رائج کر دیا جائے۔

مولانا مودودی نظام تعلیم کے دوہرے الحاق کے بھی خلاف ہیں۔ ان کے خیال تعلیمی درس گاہوں پر سے جامعہ مدارس کا کنٹرول جلد از جلد ختم کر دینا چاہیے۔ نظام کالج (اورنگ آباد) میں بتدریج اُردو کو ذریعہ تعلیم بنانا چاہیے۔ مولانا مودودی نے مزید وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تعلیم نسواں کے متعلق ایک نوٹ کمیٹی کو ارسال کریں گے۔ (سرکاری رپورٹ ص ۴۳)

یہ بیان یادگاری مجلہ بموقع چھٹا آل انڈیا اجتماع جماعت اسلامی ہند، حیدرآباد، منعقدہ بتاریخ ۲۰ تا ۲۳ فروری ۱۹۸۱ء سے ماخوذ ہے (صفحہ ۲۶۴)